# 7227 - سفید بالوں کو رنگنے کا حکم

### سوال

میں نے دیکھا ہے کہ آفس میں بعض دوست اپنی داڑھیوں کو سیاہ خضاب لگاتے ہیں، اور جب میں نے انہیں پوچھا تو وہ کہنے لگے کتم کے ساتھ بال رنگنا سنت ہے.
میرے درج ذیل سوالات ہیں:
کیا میں اپنا سر اور داڑھی کو سیاہ رنگ کا خضاب لگا سکتا ہوں، حتی کہ اگر مندرجہ بالا کتم سے بھی رنگا جائے ؟
الکتم کیا چیز ہے، اور کیا اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے، اور کیا یہ صحیح ہے کہ کچھ صحابہ کرام نے یہ استعمال کیا تھا ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بڑھاپے کے سفید بالوں کو خضاب کے ساتھ رنگنا سنت ہے، اسلام میں اس کی اجازت ہے، اور یہ خضاب مردوں کی داڑھی اور سر کے بالوں، اور عورت کے سر کے بالوں میں لگایا جائیگا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہودی اور عیسائی اپنے بال نہیں رنگتے، تم ان کی مخالفت کیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 3275 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2103 ).

اور ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" اے انصار کی جماعت اپنے بالوں کو سرخ یا زرد کیا کرو، اور عجمیوں کی مخالفتك رو "

مسند احمد حدیث نمبر ( 21780 ) حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو فتح الباری ( 10 / 354 ) میں حسن کہا ہے.

دوم:

لیکن سفید بالوں کو سیاہ رنگ کے خضاب سے رنگنا حرام ہے جمہور علماء کرام کا قول یہ ہے کہ وہ اسے یقینی حرام قرار دیتے ہیں کیونکہ حدیث میں ہے:

" جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قحافہ کو دیکھا تو جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کا سر بالکل سفید تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تبدیل کر دو ... "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2102 ).

اور ایك حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کچھ لوگ ہونگے جو سیاہ رنگ کا خضاب لگائینگے جس طرح کہ کبوتر کے پوٹے ہوتے ہیں، وہ جنت کی خوشبو تك نہیں پائینگے "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 4212 ) سنن نسائی حدیث نمبر ( 5075 ).

اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی سند قوی ہے، لیکن اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے، اگر اس کے موقوف ہونے کو فرض کیا جائے تو اس طرح کا شخص رائے کی بنا پر نہیں کہہ سکتا تو اس کا حکم مرفوع کا ہوگا ".

دیکھیں: فتح الباری ( 6 / 499 ).

سوم:

کتم کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

الکتم یمن میں ایك پودا پایا جاتا ہے جسے الکتم کہتے ہیں، اس سے سیاہ رنگ کا سرخی مائل رنگ نکلتا ہے، اور مہندی کا رنگ سرخ ہے، تو ان دونوں کو ملا کر سیاہ اور سرخ کے درمیان رنگ بنےگا.

دیکھیں: فتح الباری ( 10 / 355 ).

چہارم:

کیا صحابہ کرام نے الکتم کے ساتھ خضاب لگایا تھا ؟

جی ہاں صحابہ کرام نے بھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہے.

عثمان بن عبد اللہ بن وھب بیان کرتے ہیں کہ ہم ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکالا جو سرخ رنگ کے خضاب سے رنگا ہوا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5558 ).

ابن ماجہ اور احمد نے " مہندی اور الکتم " کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے.

دیکھیں: سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 3623 ) مسند احمد حدیث نمبر ( 25995 ).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" تم جس سے بڑھاپے کے سفید بالوں کا رنگ تبدیل کرتے ہو اس میں سب سے بہتر مہندی اور الکتم ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1753 ) سنن ابو داود حدیث نمبر ( 4205 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 3622 ) اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے.

اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی مہندی اور الکتم کے ساتھ بالوں کو خضاب لگایا تھا.

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2341 ).

پنجم:

دیکھا جائے تو جتنی بھی احادیث میں الکتم کا ذکر آیا ہے وہ مہندی کے ساتھ ملا کر آیا ہے، کیونکہ ان احادیث سے مراد یہ ہے کہ بالوں کو مہندی اور الکتم ملا کر رنگا جائے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ممانعت تو خالص سیاہ رنگ کرنے کی ہے، لیکن اگر اس میں مہندی یا کوئی اور چیز مثلا الکتم وغیرہ ملا لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ مہندی اور الکتم بالوں کو سیاہی اور سرخی کا درمیانہ رنگ دیتے ہیں، وسمہ کے خلاف کیونکہ یہ تو بالکل سیاہ کر دیتا ہے، اور صحیح یہی ہے "

دیکھیں: زاد المعاد ( 4 / 336 ).

وسمہ یہ بھی ایك پودا ہے جس سے خضاب بنایا جاتا ہے.

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ الکتم اکیلی استعمال نہیں ہو سکتی، کیونکہ یہ خالصتا سیاہ رنگ دیتی ہے، لیکن اسے مہندی کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے تا کہ یہ سرخی مائل رنگ دے تو جائز ہے، اس طرح احادیث کے درمیان جمع ہو سکتا ہے.

والله اعلم .